الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ اللہ تعالی کا انسان پر بہت بڑا فضل اور احسان ہوتا ہے کہ اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دے، جب اللہ تعالی کسی سے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

(فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهدِيَهُ يَشرَح صَدرَهُ لِلإِسلـٰمِ وَمَن يُرِد أَن يُضِلَّهُ يَجعَل صَدرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّما يَصَّعَّدُ فِى السَّماءِ (الأنعام: 125

تو وہ شخص جسے اللہ تعالی چاہتا کہ اسے ہدایت دے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ اسے گمراہ کرے اس کا سینہ تنگ، نہایت گھٹا ہوا کر دیتا ہے، گویا وہ مشکل سے آسمان میں چڑھ رہا ہے۔

چند ایسے واقعات صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم سے بھی ثابت ہیں، جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (میری والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان دونوں کے درمیان (ابو طلحہ کا) اسلام لانا ہی حق مہر قرار پایا۔ (دراصل) ام سلیم رضی اللہ عنہا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوگئی تھیں۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو وہ کہنے لگی: میں تو مسلمان ہو چکی ہوں اگر تم بھی مسلمان ہو جاؤ تو (میں تم سے نکاح کرلوں گی۔ تب وہ مسلمان ہوگئے۔ چنانچہ وہی (ان کا مسلمان ہونا ہی) ان دونوں کے درمیان حق مہر مقرر ہوا۔ (سنن نسائی، النکاح: 3340) (صحیح

اس سوال کے دو پہلو ہیں:

01. اللہ تعالی کے ہاں انسان کا اسلام لانا اسی صورت قبول ہوگا جب وہ صدق دل کے ساتھ کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرے۔

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ صحيح البخاري، بدء الوحی

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملے گا، پھر جس شخص نے دنیا کمانے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے وطن چھوڑا تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

02. اس پر ظاہری اعتبار سے اسلامی احکام کا لاگو ہونا۔

اگر کوئی شخص کلمہ پڑھ اسلام قبول کرلے اور ظاہری طور پر شعائر اسلام پر عمل بھی کرے اور کوئی کفریہ کام نہ کرے تو اس کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ برتاؤ کیا جائے گا، اس کی کسی مسلمان لڑکی سے شادی بھی ہو سکتی ہے، اس لیے کہ ہمیں لوگوں کے ساتھ ان کے ظاہری حالات کے مطابق معاملہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ (صحيح البخاري، المغازي: 4351، صحیح مسلم، الزکاۃ: 1064

مجھے کسی کے دل ٹٹولنے یا پیٹ چیرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

مندرجہ بالا کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر سوال میں مذکورہ شخص صدق دل سے اسلام قبول کرتا ہے، پانچ وقت کی نماز کی پابندی کرتا ہے اور ایسا کوئی کام نہیں کرتا جو اسے دائرہ اسلام سے خارج کر دے تو آپ کی بیٹی کا اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے۔ ممکن ہے وہ شخص شروع میں شادی کرنے کی غرض سے اسلام قبول کرلے بعد میں وہ بہت اچھا مسلمان بن جائے۔

واللہ أعلم بالصواب.

محدث فتوی کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

02. فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ